خدمت انسانیت کا لازوال جذبہ

(چیف ایڈیٹر ''روزنامہ آوازِ سوات'' وحید اللہ وحید)

زندگی پاکیزہ جذبوں اور مقدس مشن پر مبنی ہوتو اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہر مشن کی تکمیل کے کٹھن راستوں سے گزرنا پڑتا ہے، طویل کوشش ، جہد مسلسل مثبت فکری کی لگاتار ترویج ،اپنی فکری آواز، دوسروں تک پہچانا اور پھر اپنے مشن کے لیے ایک ہی راستے پر چلتے رہنا کافی مشکل نظر آتا ہے۔لیکن جب کچھ لوگ اس سمت قدم بڑھاتے ہیں،تو وہ رکتے نہیں،ان حساس مزاج لوگوں کے دم سے قربانی کے جذبے پنپتے ہیں،ان کے جذبوں سے بہت سے گھروں کے اندھیرے اجالوں میں بدل جاتے ہیں ،ان کی سوچوں سے فلاحی انقلاب پھوٹتا ہے،ان کی محبتوں سے بہت سے چہروں پر مسکراہٹیں کھلتی ہیں، ان کے پرخلوص روّیے سے خالی دامنوں میں بہاریں آجاتی ہیں،ان کی تقدس آمیز نگاہیں بہت سے دلوں میں کرنیں بکھیر دیتی ہیں ان کے لبوں سے نکلے والے لفظ دکھی دِلوں کا مداوا ہوتے ہے۔انہی لوگوں میں ایک نام حاجی محمد اقبال کا بھی ہے ۔جو انجمن بہبود مریضاں ڈنمارک وپاکستان (دینہ ضلع جہلم) کے سرپرست ہیں ۔جنھوں نے دیارِ غیر میں رہتے ہوئے بھی اپنے پاکستانی بھائیوں کو کبھی بھی کسی بھی مشکل وقت میں تنہا نہیں چھوڑا۔چاہے وہ ایمرجنسی ریلیف ہو یا دردمند مریضوں کے علاج معالجہ کا مسئلہ ہو،خواہ بیوہ خواتین اور غریب ونادار بچیوں کے لیے سلائی سینٹر کا قیام ہو اور نا صرف عوامی فلاحی کام بلکہ وہ حکومت کے ساتھ ایسے کاموں میں بھی تعاون کرتے ہیں جن سے بِالواسطہ یا بلاواسطہ غریب عوام کو فائدہ پہنچے، مثلاً سرکاری سکولوں میں سائنس لیبارٹریز کا قیام اور ہسپتالوں میں فرنیچر اور جدید مشنیری کی فراہمی کا بندوبست ، پاکستان میں حالیہ سیلاب کے موقع پر بھی وہ سیلاب زدگان کی حالت زار دیکھ کر تڑپ اُٹھے اور خود بھی اور اپنے رفقاء کو لیکر میدان میں نکل پڑے۔ اُن کی آواز پر بیرون ملک مقیم پاکستانی بالخصوص ڈنمارک میں مقیم پاکستانیوں نے لبیک کہا اور دل کھول کر عطیات دیئے۔ان ہنگامی حالات میں اُنھوں نے پاکستان میں مقیم اپنے بیٹے طاہر اقبال کی سربراہی میں ''پاکستان فلڈ ریلیف'' کے نام سے ایک سیل قائم کیا۔جس کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر امجد علی مقرر ہوئے، ''پاکستان فلڈ ریلیف'' کی ٹیم نے فلاحی کاموں کے لیے سوات کے دور دراز علاقوں کا انتخاب کیا۔بلنخصوص ایسے علاقوں کا جہاں سڑکیں اور پل مکمل طور پر تباہ ہو چکے تھے۔اور نہ صرف آمدورفت معطل تھی ، بلکہ بجلی اور ذرائع مواصلات کا نظام بھی درہم برہم ہو چکا تھا۔جن میں کالام جیسے علاقے بھی شامل ہیں جہاں سروے ٹیمیں کئی گھنٹوں کی پیدل مسافت کے بعد پہنچتی تھی۔

انجمن بہبود مریضاں ڈنمارک وپاکستان (دینہ ضلع جہلم) کے قائم کردہ ''پاکستان فلڈ ریلیف'' نے پاک فوج اور وہاں کے مقامی کوآرڈینیٹر ڈاکٹر امجد علی کے تعاون سے سروے کیا اور انتہائی مستحق افراد کا انتخاب کیا بالخصوص وہ گھرانے جو دریا کے کنارے آباد تھے اور سب زیادہ سے متاثر ہوئے ۔یہ سروے یونین کونسلوں کے لیول پر ہوا۔اور مقامی معززین علاقہ کے علاوہ فوج کے تیار کردہ ڈیٹا(DATA) سے بھی

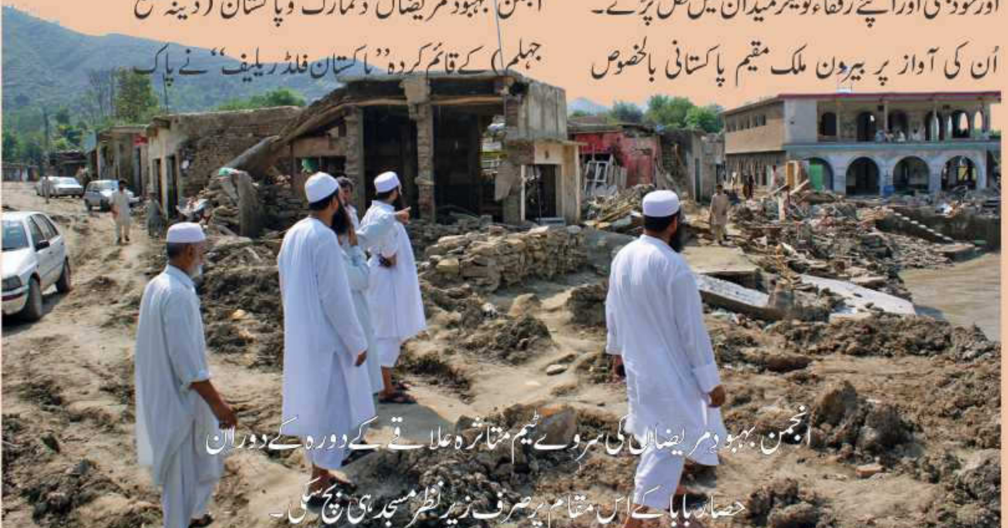

انجمن بہبودِ مریضاں کی سروے ٹیم متاثرہ علاقے کے دورہ کے دوران حصار بابا کے اس مقام پر صرف زیرِ نظر مسجد ہی بچ سکی۔

طاہر اقبال اور ڈاکٹر امجد علی مینگورہ میں کالام کے
متاثرہ افراد میں راشن تقسیم کرتے ہوئے۔

تقسیم کیا گیا
یونین کونسل شموزئی کے پانچ سو مستحق خاندانوں میں راشن تقسیم کیا گیا جن میں تین سو بیوہ خواتین بھی شامل ہیں۔ مدین کے دو سو خاندان اشیاء خوردونوش سے مستفید ہوئے۔ اور مرغزار میں ایک سو مستحق خاندانوں کو راشن تقسیم کیا گیا تقسیم کے موقع پر طاہر اقبال کے ہمراہ میاں غلام غوث ممبر انجمن بہبود مریضاں ڈنمارک و پاکستان (دینہ ضلع جہلم) بھی موجود تھے جو کہ برمنگھم (یوکے) سے تشریف لائے تھے۔

متاثرہ علاقوں میں پیٹ اور جلد کی بیماریاں پھیلنے کی وجہ صاف پانی کی عدم دستیابی تھی۔ لہٰذا انجمن بہبود مریضاں ڈنمارک و پاکستان (دینہ ضلع جہلم) پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لیے مختلف علاقوں میں ہینڈ پمپ لگائے گئے جن میں مٹکنئی، ترنگ، حصار بابا، اور زرخیلہ کے علاقوں میں ہینڈ پمپ لگائے جا چکے ہیں۔ کوثر کالونی اور غلاغئی میں کام جاری ہے۔ اور مٹہ کے علاقہ میں بھی جلد کام شروع کیا جائے گا۔

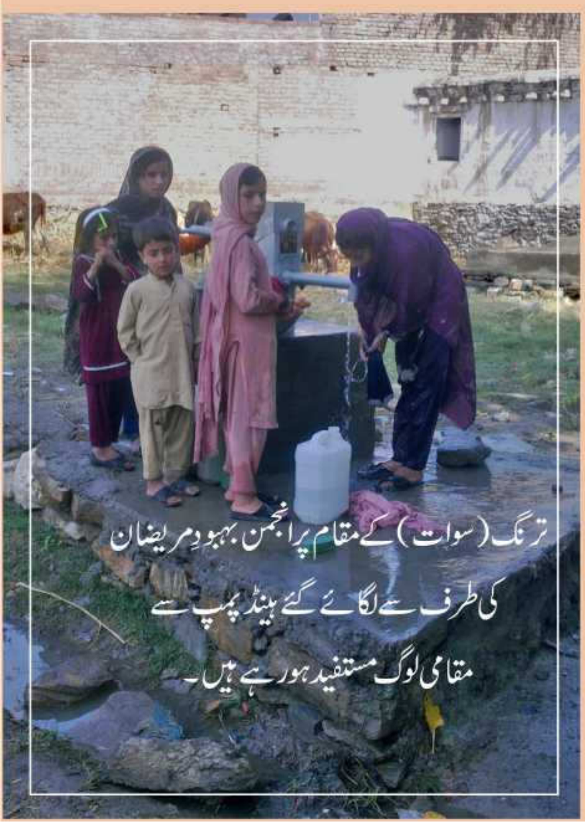

ترنگ (سوات) کے مقام پر انجمن بہبودِ مریضان
کی طرف سے لگائے گئے ہینڈ پمپ سے
مقامی لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔

استفادہ حاصل کیا گیا۔ اسکے علاوہ امدادی سامان کی تقسیم میں بھی پاک فوج کے جوانوں نے اہم کردار ادا کیا اور انجمن کی ٹیم کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ ابتدائی طور پر جن علاقوں میں امدادی کام کیے اُن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

انجمن بہبودِ مریضان کی ٹیم پاک فوج کے جوانوں کے ساتھ مصروف عمل۔

سوات کے مختلف علاقوں مینگورہ، مکان، باغ، فیض آباد وغیرہ میں چھ سو خاندانوں میں راشن تقسیم کیا گیا۔ اور مالاکنڈ ایجنسی کے مختلف علاقوں میں سو خاندانوں میں اشیاء خوردونوش تقسیم کی گئیں جن میں طوطاکان، مٹکنئی، اور حصار بابا وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ پارڑئی، ڈھڈہارا کے علاقوں میں ایک سو پچاس خاندانوں میں راشن تقسیم ہوا۔ کالام کے علاقے میں تین سو خاندانوں جبکہ اتروڑ میں ایک سو پچاس خاندانوں تک اشیاء خوردونوش پہنچائی گئیں۔

مٹہ کے مختلف گاؤں میں ایک سو پچاس فیملی میں فوڈ پیکج

اس کے علاوہ پاک فوج کی زیرِ نگرانی انجمن بہبود مریضاں ڈنمارک و پاکستان (دینہ ضلع جہلم) نے دو ایری گیشن چینل بھی مکمل کر لیے ہیں جن سے کئی دیہاتوں کے کھیت سیراب ہو رہے ہیں ان میں ایک ایری گیشن چینل شموزئی میں ہے جس سے چھ کلومیٹر تک کے علاقے میں فصلیں سیراب ہوتی ہیں جہاں زیادہ تر چاول اور سبزیاں کاشت کی جاتی ہیں۔ دوسرا ایری گیشن پارڑئی میں مکمل کیا گیا ہے جو دس کلومیٹر کے علاقے کو سیراب کرتا ہے ان ایری گیشن چینلز کی تکمیل کے موقع پر مقامی لوگوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے یہ عہد کیا کہ جب اُن کی فصل تیار ہوگی تو وہ اس میں سے کچھ حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کریں گے۔

موسم سرما کی آمد پر مینگورہ کے علاقے رنگ محلّہ میں ستر متاثرہ خاندانوں میں گرم بستر تقسیم کئے گئے اور مرغزار کے علاقے گگڑئی میں پچاس متاثرہ خاندانوں میں گرم بستر کی تقسیم ہو چکی ہے اور اس سکیم کے تحت مزید سامان جلد تقسیم کیا جائے گا۔ آئندہ متوقع منصوبوں میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر سوات کے مختلف متاثرہ علاقوں میں، اجتماعی قربانی بھی کی جائے گی۔

ان تمام فلاحی کاموں میں جہاں انجمن بہبود مریضاں ڈنمارک و پاکستان (دینہ ضلع جہلم) کی ٹیم نے بھرپور لگن اور خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار ہو کر کام کیا وہیں بیرون ملک مقیم پاکستانی بالخصوص ڈنمارک میں مقیم پاکستانی تارکین وطن نے اپنے عطیات کے ذریعے بھرپور تعاون کیا جس کے لیے ہم ان کے بے حد مشکور ہیں کہ اُنھوں نے مشکل کی اس گھڑی میں اپنے بے گھر و بے آسرا پاکستانی بھائیوں کو تنہا نہیں چھوڑا اور بروقت اُنکی مدد کی۔ جس کے لیے وہ اپنے تمام مددگار بھائیوں اور بہنوں کے لیے دُعا گو ہیں۔

ڈنمارک سے آئے ہوئے عامر مجید مدین کے متاثرین میں فوڈ پیکج تقسیم کرتے ہوئے۔

برمنگھم (یو کے) سے میاں غلام غوث (رفیق انجمن بہبودِ مریضان) مٹلتئی میں ہینڈ پمپ کی تنصیب کے موقع پر مقامی لوگوں کے ہمراہ۔

برمنگھم (یو کے) سے میاں غلام غوث (رفیق انجمن بہبودِ مریضان) گگڑئی (مینگورہ) کے متاثرینِ سیلاب میں موسم سرما کے لیے گرم بستر تقسیم کرتے ہوئے۔

طاہر اقبال کا پیغام

کالام جیسے بلند پہاڑی مقام پر برف باری کا آغاز ہو چکا ہے اور وہاں بے شمار افراد بے سرو سامانی کے عالم میں کھلے آسمان تلے بیٹھے ہیں ہماری مخیّر حضرات سے اپیل ہے کہ جہاں تک ہو سکے ان متاثرین کے لیے گرم بستر، گرم کپڑے، شلٹر فراہم کرنے لیے تعاون کریں اور نیز عید الاضحیٰ کے موقع پر متاثرہ علاقوں میں اجتماعی قربانی میں اپنا حصہ ڈالیں۔

انجمن بہبودِ مریضاں کی طرف سے شموزئی کے مقام پر بنایا گیا ایری گیشن چینل جو سیلاب کی وجہ سے بند ہو چکا تھا۔ جسے مقامی کاشت کاروں کے لیے دوبارہ کھولا گیا ہے اس کی لمبائی چھ کلومیٹر ہے۔